اخبارات میں اُن کا کلام شائع ہوتا رہتا ہے۔ حالی کی طرح اُن کا موضوعِ سخن بھی زیادہ تر "اسلام" اور "مسلمان" ہی ہے۔

مسدسِ حالی کو اُردو شاعری میں جو قبولِ دوام حاصل ہوا اُس کی دیکھا دیکھی ہمارے اور شعرا کرام نے بھی مسلمانوں کی تباہی اور زبوں حالی کے مرثیے لکھے، مگر وہ بات کسی کو نصیب ہوئی۔ "ہمارا ماضی و حال" اور "اسلام آشوب" بقول ڈاکٹر سید نجم الدین احمد جعفری "خواجہ حالی اور علامہ اقبال کے پیغاماتِ شعری کی صدائے بازگشت کی تکمیل" ہیں۔

"ہمارا ماضی و حال" ۳۲ بند کا مسدس اور "اسلام آشوب" ۵۰ بند کا مخمس ہے۔ دونوں کافی حد تک اثر انگیز و پُرسوز اور اسلامی درد و محبت کے ترجمان ہیں، اُفق صاحب کی کہنہ مشقی، زبان کی سلاست، روانی اور پاکیزگیِ خیال نظموں کی کامیابی کی ضامن ہے۔

تذکرۂ عزیزیہ۔ ازجناب مولوی قاضی بشیرالدین صاحب میرٹھی، قاضی شہر۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۲۰ صفحات۔ کتابت طباعت متوسط۔ کاغذ معمولی۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ: منیجر مطبع مجتبائی شہر میرٹھ۔

یہ رسالہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کا تذکرہ ہے جس میں پہلے آپ کے نجی حالات یعنی پیدائش، بچپن، تعلیم و تربیت اور آپ کے اخلاق و صفات وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں چند دلچسپ و موعظت آفریں واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ صفحہ ۵۰ سے آپ کے ملفوظات عالیہ و ارشادات سامیہ کا بیان ہے جن میں مختلف علمی نکات تصوف کے رموز و حکم اور فقہ کے پیچیدہ مسائل شرح و بسط کے ساتھ مذکور ہیں۔ یہ حصہ کتاب کی جان ہے۔ علما پر عام الزام ہے کہ اُنھوں نے انگریزی تعلیم کی مخالفت کر کے مسلمانوں کو ترقی کرنے کا موقع نہیں دیا لیکن اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے۔ علما نے انگریزی تہذیب و تمدن کی مخالفت کی تھی محض انگریزی زبان کے سیکھنے اور انگریزی علوم و فنون کے پڑھنے کو ناجائز نہیں کہا، چنانچہ اس کتاب میں علم منطق اور انگریزی زبان و ملازمت سے متعلق استفتاء کے جواب میں حضرت شاہ صاحب کا جو ارشاد قلم بند کیا گیا ہے اُس سے بھی اس کی قطعی تردید ہوتی ہے، کتاب دلچسپ مفید اور پڑھنے کے لائق ہے۔